سورہ فاتحہ

ایک مظلوم سورت

قلم

خادم الکتاب والسُنّة

شیخ محمد بن عبد المجید بن زیّاد آل نجّار

فاتحہ

ایک مظلوم سورت

جملہ حقوق بحقِ صاحبِ قلم محفوظ

عنوان کتاب	:	ایک مظلوم سورت
قلم	:	ابوسنان شیخ محمد بن عبدالمجید بن زیّا دالِ نجّار
صفحات	:	۵۲
ناشر	:	دارالایمان: ایجوکیشن ریسرچ اینڈ ویلفیر سوسائٹی (رجسٹرڈ) حیدرآباد۔500024
تاریخ اشاعت	:	۱۴۲۹ھ صفرالمظفر
طبع اول	:	۲۰۰۸
تعداد	:	۱۰۰۰
کمپیوزنگ	:	شیخ افضال الحق ندوی حفظہ اللہ محمد کلیم محی الدین
پتہ	:	دارالایمان ایجوکیشن ریسرچ اینڈ ویلفیر سوسائٹی 22-3-709to712 پرانی حویلی، حیدرآباد

سورۃ فاتحہ قرآن کا خلاصہ	23
پورا قرآن فاتحہ کے سمندر میں	24
مخصوص فرشتہ اور سورۃ فاتحہ	25
سورۃ فاتحہ کے اسمائے مبارکہ	26
مصاحفہ انبیاء میں فاتحہ جیسی سورۃ نہیں	26
قرآن صرف ایک دعا میں	27
کیا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت ہے؟	29
بسم اللہ قرأت والی نماز میں سراً پڑھی جائے	33
سورۃ فاتحہ خلف الامام	34
سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز ناقص ہے	36
محمد رسول اللہ ﷺ کی قرأت	37
سورۃ فاتحہ کے بغیر قرآن سے کچھ پڑھ لے تو نماز نہیں ہوگی	39
احناف فاتحہ خلف الامام اور آمین بالجہر کے قائل	41
آمین بالجہر یا باالسر	43
رکوع میں ملنے سے رکعت شمار ہوتی ہے یا نہیں؟	44
مضبوط دلائل	50

فہرست

نسبتِ خاص	3
نظر خاص	6
کلام بابرکت	7
فیضانِ وحی	9
قرآن کی پہلی سورۃ فاتحہ سے مخالفت	10
صحابہ کرام اور سورۃ فاتحہ	12
سورۃ فاتحہ کو من گھڑت روایات کا سہارا	13
قرآن کا سب سے بڑا معجزہ سورۃ فاتحہ	14
جاہلوں کا جھوٹا وقار سورۃ فاتحہ	15
سورۃ فاتحہ کے فضائل	16
سبع مثانی کیا ہے	18
کیا سورۃ فاتحہ میں شریک بسم اللہ ایک آیت ہے یا نہیں؟	19
سورۃ فاتحہ اور سبع مثانی	19
سورۃ فاتحہ اور موجودہ اہل علم	21
سبع مثانی سے مراد سورۃ فاتحہ	22

نسبتِ خاص

''ایک مظلوم سورت'' سے یہ مواد قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔ مالک و مولا اللہ عزّوجل میری اس کوشش کو قبول عام عطا کرے اور میرے معاونین کی محنت کو قبولیت دے آمین۔ وحی ایک مبارک ومقدس دولت ہے جو انبیاء علیہ السلام کو دی گئی جس کے ذریعہ سے احکام شرائع اہل ایمان کو دیئے گئے ہیں جو اس سے استفادہ وعمل کیا وہ کامران ہوا جو لاپرواہی بدعملی برتی وہ برباد ہوا۔ میں دل کی گہرائیوں سے اس کتاب کو اس ہستی کے حوالے کرتا ہوں جو ہمارے ایمان اور نجات کا داتا ہے۔ ''اللہ عزّوجل''

خادم الکتاب والسنۃ

ابوسنان محمّد بن عبدالمجید بن زیّاد آلِ نجّار

لائق توجہ :-

انشاء اللہ بہت جلد میری کتاب ''والدین کے حقوق'' منصۂ شہود پر آرہی ہے۔ بارگاہ الٰہی میں التجا ہے کہ محنت قبول ہو۔

نظرِ خاص

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ 1

الحمدللہ رب العٰلمین ۝ 2 الرحمن الرحیم ۝ 3 مالک یوم الدین ۝ 4 ایاک نعبد وایاک نستعین ۝ 5 اھدنا الصراط المستقیم ۝ 6 صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضّآلین ۝ 7

ترجمہ

اللہ کے نام سے جو بے انتہا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے ۝ 1 تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام عالمین کا رب ہے ۝ 2 نہایت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے ۝ 3 روزِ جزا کا مالک ہے ۝ 4 ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں ۝ 5 ہمیں سیدھا راستہ دکھا ۝ 6 ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا جو معتوب نہیں ہوئے، جو بھٹکے ہوئے نہیں ہیں ۝ 7 آمین

1۔ فاتحہ کے معنٰی: کھولنا، شروع کرنا، ابتداء کرنا۔

مفرداتُ الفاظ القرآن 621 امام راغب اصفہانیؒ

اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ اٰل محمد و بارک و سلم

صلی اللہ علیہ وسلم

کلامِ بابرکت

لَاصَلوٰۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَاْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ

جس شخص نے (نماز میں) سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اُس کی نماز نہیں

صحیح بخاریؒ ح756، صحیح مسلمؒ 102/4، سُنن ابوداوٗدؒ، ح822،

ترمذیؒ ح2472

1۔ فیضانِ وحی

مالک سبحانہٗ وتعالیٰ نے وحی کی ابتداء کی ابوالبشر آدم علیہ السلام سے اور انتہا فرمائی خاتم النبیّن محمد ﷺ پر۔ ارشاد الٰہی ہوا

ولقد اٰتینک سبعًامّن المثانی والقراٰن العظیم ٥ حجر 87

یقیناً ہم نے آپ ﷺ کو سات آیتیں ایسی دی ہیں جو بار بار دھرائی جاتی ہیں اور قرآن عظیم بھی دیا ہے۔

ارشاد رسالتِ مآب ﷺ ہوا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ جل جلالہٗ نے فرمایا میں نے سورہ فاتحہ کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اس کا نصف حصّہ میرا ہے اور نصف بندہ کا ہے اور میرا بندہ سوال کرتا ہے اس کو مل جاتا ہے۔

(صحیح مسلمؒ 268/1، مسند شافعیؒ 36، مسند دارمی 283/2، صلوٰۃ النبی ﷺ 102)

2۔ قرآن کی پہلی سورۃ فاتحہ سے مخالفت

تسبیح وتہلیل حمد وستائش ذکر وثناء اللہ العالمین کے لیے جو خالق کائنات ہے جو رب غفور وغفار ارحم الرّحمین ہے بے شک اس کی ذات سہو وخطاء سے لاریب اس کی دانش میں کوئی شکوہ نہیں اس کی ذات میں کوئی شکایت نہیں اور اس کا کلام بے مثال اور لا ثانی ہے۔ درود وسلام معلّم الکتاب والحکمہ ﷺ کی ذات مبارک پر۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ ال محمد و بارک و سلم۔

درود اُس پر جس کا تذکرہ تسکینِ دل وجان ہے۔ درود اُس پر جس کی خُلق کی تفسیر قرآں ہے۔ کلام حق کے عین الفاظ کے مطابق سورۂ حجر کی آیت 87 میں ارشاد عام ہوا

ولقد اتینک سبعًا من المثانی والقرآن العظیم۔o

ہم نے تم کو سات ایسی آیتیں دے رکھی ہیں جو بار بار دہرائی جانے کے لائق ہیں اور قرآن عظیم بھی دے رکھا ہے۔

قارئین اسی آیت مبارکہ کے متعلق ہم انشاءاللہ کچھ باتیں سورۂ فاتحہ کے بارے میں لکھیں گے۔سورہ فاتحہ کے موضوع پر مفسرین و محدثین اور علمائے حق کے اقوال بھی درج کریں گے۔

کلام اللہ کی یہ آیت بڑی جلیل القدر و پُر عظمت رفعت وجلالت کے لحاظ سے پورے کلام یزدانی پر غالب ہے۔محمد ﷺ نے اپنی پوری زندگی کے حرکت ونقل میں کلام وہدایت میں بیشتر موقعوں پر اللہ عزّ وجل کے بندوں کے ذہن میں یہ بات بٹھائی اور بتائی ہے کہ یہ ابتداءقرآن اوراساس القرآن سورۃ فاتحہ ہے اور قرآن کا جزء ہے کلام اللہ کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ملّتِ اسلامیہ کے بہت سارے ذہنوں نے اس سورہ کو سمجھنے میں کوتاہی برتی ،لغزشیں کھائی ،گمراہی کے راستوں پرچل پڑی نہ جانے کتنے برسوں سے اس سورہ پر ناگہانی حملے ہورہے ہیں اورسورہ فاتحہ کوتفریق بین المسلمین بنادیا گیا اوراس کولیکرمسلمان تنازعوں' فتنوں اورفرقوں میں تقسیم ہوگئے۔اس سورت کوقرآن مجید میں پورے دعوے دلیل سے پیش کیا گیا مگرسمجھانے والوں کی زبانیں بند ہوگئیں،قلمکاروں کی تحریروں میں فساد آگیا۔اس سورہ کووہ سمجھ نہیں سکے بتانہیں سکے۔آج ہرگوشے سے ہرفکرِ سلیم رکھنے والوں کی طرف سے یہ آواز آرہی ہے کہ حق کدھر ہے کس

جماعت کس فرقہ میں حق ہے، ہم کونسا طریقہ اچھا سمجھیں اور کونسا بُرا، کس چیز کو اچھا مانیں اور کس چیز کو برا مانیں؟

مگر ملت اسلامیہ کے علم و دانش رکھنے والے علماء پر افسوس، آج اسلام کے بگڑتے ہوئے معاشرہ کو وہ سنبھال نہیں سکے۔

3۔ صحابہ کرامؓ اور سورہ فاتحہ

آج کلام اللہ کے واضح تشریحات اور احادیثِ نبوی ﷺ کے دلائل موجود ہونے کے باوجود ہم لوگوں کو سمجھا نہیں سکے اور نہ مطمئن کر سکے، ہاں یہ سچ ہے کہ قرآن کے خزانے میں اور احادیث کے ذخیرے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بے مثال مومنانہ زندگیوں اور سلف صالحین کے حالات اور کارناموں میں یہ بات بالکل کھلی اور عیاں ہے کہ انہوں نے قرآن کی تعلیمات میں کسی آیت کا کبھی بھی تحریف کا منصوبہ نہیں بنایا۔ تحریف اسے کہتے ہیں ایک آیت جس مقصد کیلئے نازل ہوئی تو اسے اس کے معنٰی و مطلب سے ہٹا دیا جائے، ملّتِ اسلامیہ کے علماء پر لازم تھا جو حدود شرعی کے منصبوں پر مامور تھے وہ ان تحریف کرنے والوں کو عبرت ناک سزائیں دیتے تا کہ اَن پڑھ و جاہل ایسی حرکتوں سے باز آجاتے۔

4 ۔ سورۃ فاتحہ کو من گھڑت روایات کا سہارا

بعض کمزور علم رکھنے والے غیر محفوظ اور من گھڑت موضوع وضعیف احادیث کا حوالہ دکھا کر امت مسلمہ کو گمراہ کیا۔ مثلاً اِختِلَافُ اُمَّتِی رَحْمَۃٌ ، حدیث بلاسند ہے اس کی سند ضعیف تو کجا موضوع بھی نہیں۔ خیال رہے کہ حدیث دو مختلف جملوں سے وارد ہے، ایک جملہ یہ ہے اِخْتِلَافُ اَصْحَابِی لَکُمْ رَحْمَۃٌ ، میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لیے باعثِ رحمت ہے اور دوسرا جملہ اس طرح وارد ہے (اَصْحَابِی کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّھِم اِقْتَدَیْتُم اِھْتَدَیْتُم) میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں ان میں سے جن کی تم اقتدا کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔ لیکن یہ دونوں حدیثیں غیر صحیح ہیں، پہلی حدیث سخت کمزور ہے اور دوسری حدیث موضوع ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھئے

(سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ (رقم 51,59,62)

صفۃ الصلوۃ النبی ﷺ ۔ الاستاذ البانیؒ صفحہ 57)

5۔قرآن کا سب سے بڑا معجزہ "سورہ فاتحہ"

محمد ﷺ کی زندگی کے مبارک معجزوں میں سب سے بڑا معجزہ نزول قرآن کا معجزہ ہے اور قرآن کی سورتوں میں سب سے جلیل القدر سورہ فاتحہ ہے۔ (الاتقان فی علوم القرآن 132/1 علامہ جلال الدین سیوطیؒ)

6۔سورہ فاتحہ نزاعہ بنادی گئی

اسی لیے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب۔

(بخاریؒ جزء القراۃ 72 مسلمؒ 42 صفحہ 102)

لیکن یہ مبارک سُورت سورہ فاتحہ نزاعی سورت بن گئی جھگڑے کی علامت بن گئی فاتحہ کی کسوٹی پر مسلماں ایک دوسرے کو پرکھنے لگے فاتحہ و غیر فاتحہ کے القاب سے جانے پہچانے لگے یہ سنی لوگ ہیں یہ فاتحہ والے ہیں اور یہ غیر فاتحہ وہابی لوگ ہیں یہ فاتحہ نہ درود کے لوگ ہیں حالانکہ یہ کسوٹی جاہلوں کی ہے کسی بھی مسلمان کو جانچنے کے لیے ہمارے پاس کتاب وسُنّت اور اُسوہ حسنہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے۔ اس قسم کے جاہلوں کو سمجھنا چاہیے کہ ایک سچا دیندار نمازی دن اور رات میں

کوئی 30 تا 40 مرتبہ اپنی نمازوں میں سورہ فاتحہ پڑھتا ہے اپنے رب کے حضور میں ٹھہر کر عاجزی وانکساری کے ساتھ اپنے آپ کو اپنے رب کے حوالے کردیا ہے اور اسی سے مدد استعانت کی فریاد کرتا ہے اور اسی کے لیے قیام تعریف رکوع سجدہ بجالاتا ہے اور اسی طرح سورۃ فاتحہ کا حق ادا کرتا ہے جس کے لیے وہ بندوں کی ہدایت ونجاتؒ کے لیے نازل کی گئی تھی۔

(احسن التفاسیر محدث سیدّ احمد حسنؒ 68/12)

7۔ جاہلوں کا جھوٹا وقار فاتحہ

لیکن منحوس جاہل قسم کے لوگ آج سورہ فاتحہ کا استحصال کررہے ہیں اپنے بنائے ہوئے طریقوں سے شرک وبدعات کے کام انجام دیکر اپنی خودساختہ وضع کردہ عقیدہ وعمل کی بنیاد پر مہینہ سال بھر میں دو چار مرتبہ فاتحہ بھی مُردوں پر کھانوں پر گنڈوں پر مزاروں پر پڑھ کر یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ ہم نے اس جلیل القدر سورۃ کا حق ادا کردیا ہے اور کثیر لاعلم مسلمانوں کی جماعتیں اس سورہ کو اپنے پیٹ کا ذریعہ بنا بیٹھے ہیں۔ اس طرح یہ عظیم ترین سورت اپنے اصل مقصد سے ہٹ کر ایمان فروشوں کے ہاتھ کا کھلونا بن کے رہ گئی ہے۔

(خطابِ قرآن۔ الاُستاذ شیخ عبدالستارؒ بن عبداللہ...... 1986)

8۔ سورہ فاتحہ کے فضائل

حکمِ ربُّ العزت:

ولقد اٰتینٰک سبعًا مِّن الْمثانِی وَالْقُراٰنَ الْعَظِیمَ ٥ حجر 87

یقیناً ہم نے آپ ﷺ کو سات آیتیں ایسی دے رکھی ہے جو بار بار دہرائی جاتی ہیں اور قرآن عظیم بھی دے رکھا ہے۔

1 معلّم الکتاب محمد بن عبداللہ ﷺ ......:۔ سورہ فاتحہ کی عظمت وجلالت کا اظہار فرماتے ہیں کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ اور اس سے زائد سورہ نہیں پڑھتا۔ (بخاریؒ ح 756، مسلمؒ 100/4، سنن بیہقیؒ 38/2)

2 بعض روایات میں ہے کہ وہ نماز نہیں جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جاتی ہو۔

(دار قطنیؒ 331/1، نسائیؒ 137/2)

عبادہ بن صامتؓ

3 **لاَ صَلوٰةَ لِمَنْ لَمْ یقرأْ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ۔**

نہیں ہے کوئی نماز بغیر سورہ فاتحہ پڑھے

(صحیح بخاریؒ جزء القرأة 72، صحیح مسلمؒ 102/4)

ابو ہریرہؓ

4 نیز ابوالقاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص نماز ادا کرتا ہے لیکن اس میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز ناقص، ناقص، ناقص (تین بار کہا) ہے مکمل نہیں ہے۔

(دار قطنیؒ 332/1، ابوعوانہؒ 122/2)

ابو ہریرہؓ

1 پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ عزّ وجل کا ارشاد ہے:۔ میں نے نماز (یعنی سورہ فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اس کا نصف حصّہ میرا ہے اور نصف بندے کا ہے اور میرا بندہ سوال کرتا ہے اس کو مل جاتا ہے۔

(صحیح مسلمؒ 268/1، مسند شافعیؒ 36، سند داری 283/2، صلوٰۃ النبیؐ ص 102)

9۔ سبع مثانی کیا ہے

ولقد اٰتینک سبعًا مّن الْمثانی وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیمْ ٥ حجر 87

یقیناً ہم نے آپ ﷺ کو سات آیتیں ایسی دی ہیں جو بار بار دھرائی جاتی ہیں اور قرآن عظیم بھی دیا ہے۔

1۔ سبع مثانی سے کیا مراد ہے۔

چنانچہ حضرت سعیدؓ بن معلیٰ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا میں تجھے قرآن کی ایک ایسی سورت بتاؤں گا جو قرآن کی سب سورتوں سے بڑھ کر ہے اور وہ ہے الحمد للہ رب العالمین وہی سبع من المثانی اور قرآن عظیم ہے۔

(صحیح بخاریؒ مع القسطلانیؒ 453/7، ابن الجزریؒ النشر فی القراۃ العشر 21/1)

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ الحمد ہی اُمّ القرآن ہے اُمّ الکتاب ہے اور سات دہرائی جانے والی آیتیں ہیں۔

(الذرکشیؒ البرھان فی علوم القرآن 212/1)

10۔کیا سورہ فاتحہ میں شریک بسم اللہ ایک آیت ہے یا نہیں؟

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحمد کی سات آیتیں ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی ان میں سے ایک آیت ہے اسی کا نام سبع مثانی ہے یہی قرآن عظیم ہے یہی اُمّ الکتاب ہے یہی فاتحہ الکتاب ہے۔

(ابن حجر عسقلانیؒ ، فتح الباری 22/9 ، تفسیر ابن کثیر 11/1)

بیہقی میں ہے کہ علیؓ، ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ نے سبع مثانی کی تفسیر میں یہی کہا ہے کہ وہ سورۃ فاتحہ ہے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم اس کی آیت ہے۔

ہم آپ کی قرآن فہمی کیلئے یہاں چند اکابر مفسّرین کے اقوال درج کر رہے ہیں۔

11۔سورہ فاتحہ اور سبع مثانی

سب سے پہلے ہم مشہور رائس المفسّرین علامہ عماد الدّین ابن کثیرؒ کے اقوال درج کر رہے ہیں وہ سورۃ الحجر کی آیت 87 کے بارے میں فرماتے ہیں سبع مثانی کی نسبت دو قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد قرآن کریم کی ابتداء کی سات لمبی سورتیں ہیں۔ بقرہ ال عمران، نساء، مائدہ،

انعام، اعراف اور یونس اس لیے کہ ان سورتوں میں فرائض کا حدود کا قصوں کا اور احکام کا خاص طریق پر بیان ہے اسی طرح مثالیں عبرتیں خبریں بھی زیادہ ہیں۔

دوسرا قول یہ ہے کہ مراد سبع مثانی سے سورۃ فاتحہ ہے جس کی سات آیتیں ہیں یہ سات آیتیں بسم اللہ الرحمن الرحیم سمیت ہیں ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں مخصوص کیا ہے یہ کتاب کا شروع ہے اور ہر رکعت میں دہرائی جاتی ہے خواہ فرض ہو یا نفل نماز ہو۔

(تفسیر ابن کثیرؒ 101/3)

پھر آگے اسی صفحہ پر لکھتے ہیں۔

ایک حدیث میں آپ کا فرمان اُمّ القرآن یعنی سورۃ فاتحہ ہی سبع مثانی ہے اور قوآن عظیم ہے پس صاف ثابت ہے کہ سبع مثانی اور قرآن عظیم سے مراد سورہ فاتحہ ہے لیکن یہ خیال رہے کہ اس کے سوا اور بھی یہی ہے اس کے خلاف یہ حدیثیں نہیں جب کہ ان میں بھی یہ حقیقت پائی جائے جسے کہ پورے قرآن مبارک کا وصف بھی، اس کے خلاف نہیں۔

(الزرقانیؒ ، شرح الموطاء 71/2)

جیسے فرمان ربّانی ہے۔

اللہ نزل احسن الحدیث کتاباً متشابھاً مثانی (زمر 23)

اللہ نے بہترین کلام اتارا ہے، ایک ایسی کتاب جس کے تمام اجزا ہم رنگ ہیں اور جس میں بار بار مضامین دہرائے گئے ہیں۔

پس اس آیت میں سارے قرآن کو مثانی کہا گیا ہے اور مُتشابہ بھی پس وہ ایک طرح سے مثانی ہے اور دوسری وجہ سے مُتشابہ اور قرآن عظیم بھی یہی ہے۔

12۔ سورہ فاتحہ اور موجودہ اہل علم

فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدّین یوسف حفظ اللہ اپنی مایہ ناز تفسیر احسن البیان میں سبع مثانی کے متعلق فرماتے ہیں۔

سبع مثانی سے کیا مراد ہے اس میں مفسرین کا اختلاف ہے یہ سات آیتیں ہیں اور جو ہر نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہے مثانی کے معنی بار بار دھرانے کے کئے گئے ہیں۔ حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے چنانچہ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحمد للہ رب العالمین یہ سبع مثانی اور قرآنِ عظیم ہے جو میں دیا گیا ہوں۔

(صحیح مسلمؒ 101/4، صفۃ الصلوٰۃ النبیؐ 103، صحیح بخاریؒ تفسیر سورۃ الحجر 87)

ایک اور حدیث میں فرمایا

أُمّ القرآن هی السّبع المثانی و القرآن العظیم۔

سورہ فاتحہ قرآن کا ایک جز ہے اس لیے قرآن عظیم کا ذکر بھی ساتھ ہی کیا گیا ہے۔

(صحیح بخاریؒ، تفسیر احسن البیان 642)

13۔ سبع مثانی سے مراد سورہ فاتحہ

فضیلۃ الشیخ سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ اپنی تفسیر تفہیم القرآن تلخیص میں فرماتے ہیں۔

یہ سبع مثانی سے مراد سورہ فاتحہ کی آیات ہیں اگرچہ بعض لوگوں نے اس سے مراد وہ سات بڑی بڑی سورتیں بھی لی ہیں جن میں دوسو آیتیں ہیں یعنی بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، انعام، اعراف اور یونس یا انفال وتوبہ لیکن سلف کی اکثریت اس پر متفق ہے کہ اس سے سورہ فاتحہ ہی مراد ہے بلکہ امام بخاری نے دو مرفوع روایتیں بھی اس امر کے ثبوت میں پیش کی ہیں کہ خود نبی ﷺ نے سبع مثانی سے مراد سورۃ فاتحہ بتائی ہے۔

(تفہیم القرآن تلخیص 426)

14۔ سورہ فاتحہ قرآن کا خلاصہ

علاّمہ شیخ عبدالرحمٰن کیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی گرانقدر تفسیر تیسیر القرآن میں سورۃ الحجر کی مذکورہ آیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

سبع مثانی یا قرآن عظیم سات بار بار دہرائی جانے والی آیات سے مراد سورہ فاتحہ ہے۔ چنانچہ سعیدؓ بن معلیٰ فرماتے ہیں کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا میں تجھے قرآن کی ایک ایسی سورت بتاؤں گا جو قرآن کی سورتوں سے بڑھ کر ہے اور وہ یہ ہے الحمدللہ رب العالمین وہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

(بخاریؒ تفسیر سورۃ فاتحہ)

نیز ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ الحمد اُمّ القرآن اُمّ الکتاب اور سات دہرائی جانے والی آیتیں ہیں۔

(ترمذیؒ تفسیر سورہ محمدؐ)

یہ سورت قرآن عظیم اس لحاظ سے ہے کہ اس میں پورے قرآن کی تعلیم کا خلاصہ آگیا گویا سمندر کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے سب سے پہلے اللہ کی معرفت اور اس کی حمد وثنا پھر روز آخرت میں جزا وسزا کا جامع ذکر پھر شرک کی تمام اقسام سے کلی اجتناب کا اقرار پھر صراط مستقیم کی ہدایت کی

طلب یہ ہی مضامین قرآن میں مختلف انداز میں اجمالاً اور تفصیلاً بیان کیے گئے ہیں۔

(تیسیر القرآن تفسیر سورۃ الحجر 2/500)

مفسّر قرآن امین احسن اصلاحیؒ اپنی تصنیف ''تدبّر القرآن'' میں فرماتے ہیں۔ بعض احادیث میں جو آیا ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ کو سبع مثانی اور قرآن عظیم قرار دیا ہے تو اس کا بھی ایک خاص محل ہے۔ اس سورہ فاتحہ کی حیثیت پورے قرآن کریم میں دیباچہ کی ہے اور اس میں تمام مطالب بالا جمال سمٹ آئے ہیں جو پورے قرآن میں تفصیل سے بیان ہوئے ہیں گویا اس نگینہ کے اندر قرآن عظیم کا پورا شہرستان معانی بند ہے اس پہلو سے یہ سبع مثانی بھی ہے اور قرآن عظیم بھی ہے۔

(تدبّر قرآن 4/377-378)

15۔ پورا قرآن فاتحہ کی سمندر میں

شانِ نزول

یہ عظیم الشان مقدّس سورہ مصحف عثمانی کی ترتیب اور تلاوتِ قرآن کے لحاظ سے پہلا سورہ ہے اور ترتیب نزول قرآن کے لحاظ سے اس کا پانچواں مقام ہے گویا یہ اسلام کے بالکل ابتدائی میں نازل ہوئی اور مکمل نازل

ہوئی اس سورہ سے قبل کوئی سورت مکمل نازل نہیں ہوئی تھی اس کے شان نزول کے تعلق سے یہ واقعہ مشہور و معروف ہے۔

16۔ مخصوص فرشتہ اور سورۃ فاتحہ

عبداللہ بن عبّاسؓ سے روایت ہے ایک دن جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اپنے اوپر زور دار آواز سنی۔ انہوں نے اپنا سر اٹھایا پھر فرمایا یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا پھر جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا یہ ایک فرشتہ ہے جو پہلے زمین پر کبھی نازل نہیں ہوا پھر اس فرشتے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور کہا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دو 2 نوروں کی خوشخبری دی ہے اور پھر اس نے کہا یہ دو نور آپ ﷺ ہی کو دیئے جا رہے ہیں آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے ایک سورہ فاتحہ ہے اور دوسرا سورہ بقرہ کی آخری دو 2 آیات ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی ان دونوں میں سے کوئی کلمہ تلاوت کریں گے تو آپ کو طلب کردہ چیز ضرور عطا کی جائے گی۔

(نسائی، ح نمبر 380 صحیح مسلم کتاب فضائل القرآن باب فضل الفاتحہ و تفسیر القرآن 10/1 تفسیر ابن کثیرؒ 13/1)

16۔ سورۃ فاتحہ کے اسمائے مبارکہ

سورۃ فاتحہ: اس سورۃ کے کئی نام احادیث شریف میں آئے ہیں اور ان ناموں میں سب سے زیادہ مشہور نام الفاتحہ ہے جس کے معنی کھولنے والی ہے اور سبع مثانی ، اُمّ القرآن ، اُمّ الکتاب ، قرآنِ عظیم ، الشّفاء الرُّقیۃ کافیۃ ، سورۃ الصلوٰۃ اور سورۃ الکنز بھی کہا گیا ہے۔

(الاتقان فی علوم القرآن علامہ سیوطیؒ 133/1 ۔ تفسیر ابن کثیرؒ 1/10)

17۔ مصاحفِ انبیاءؑ میں فاتحہ جیسی سورت نہیں

ایک دفعہ سیّد العرب والعجم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبی بن کعبؓ کو پکارا تو یہ نماز میں مشغول تھے ابیؓ بن کعب نے کوئی جواب نہ دیا آپ نے پھر پکارا ابی بن کعبؓ نے نماز ہلکی کردی اور فارغ ہو کر جلدی سے حاضر خدمت ہوئے سلام عرض کیا آپ نے جواب دیکر فرمایا اُبیؓ میں تم کو پکارا تھا تم نے جواب کیوں نہ دیا کہا، اے اللہ کے رسول میں نماز میں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی آیت یا ایھا الذین امنو استجیبوا للّٰہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم (سورۃ انفال 24) پڑھی۔

اے ایمان والو اللہ کے رسول جب تمہیں پکاریں تم جواب دو!

پڑھ کر فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کا فرمان تم نے نہیں سنا کہا حاضر ہوں حاضر

ہوں اب ایسا نہ کروں گا آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں ایک ایسی سورت بتاؤں کہ تورات انجیل، زبور اور قرآن میں اس جیسی سورت نہیں میں نے کہا ضرور ارشاد فرمایئے آپ ﷺ نے فرمایا یہاں سے جانے سے پہلے ہی میں تمہیں بتادوں گا پھر آپ ﷺ نے میرا ہاتھ تھامے ہوئے اور باتیں کرتے رہے اور میں نے اپنی چال دھیمی کردی کہ ایسا نہ ہو کہ وہ بات رہ جائے اور آپ ﷺ باہر چلے جائیں آخر جب دروازے کے قریب پہنچ گئے تو میں نے آپ ﷺ کو یاد دلایا آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تورات، انجیل زبور، قرآن میں اس جیسی کوئی سورت نہیں یہ سبع مثانی ہے۔

(مسند احمد بن حنبلؒ 298/2، صحیح بلوغ الامانی جزء 66/18)

19۔ قرآن صرف ایک دعا میں

اس سورہ کے بارے میں بعض علماء کا قول یہ بھی ہے کہ یہ سورہ ایک دُعا ہے جو بندوں کو سکھلائی گئی ہے کہ وہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے ہدایت طلب کرلیا کریں اور باقی قرآنِ مبارک تو وہ اس دُعا کا جواب ہے ایک اور قول کے مطابق سورہ فاتحہ سارے مضامینِ قرآن عزیز کا اجمالی خلاصہ ہے یہ دونوں ہی اقوال اپنی جگہ درست معلوم ہوتے ہیں اس لیے کہ

الحمد اور سارے قرآن سے اس کی تائید ہوتی ہے۔اُمّ الکتاب نام بھی
اسی لحاظ سے ہے کہ یہ سورہ سارے کا سارا قرآن مجید ہی کا خلاصہ ہے اُمّ
القرآن مغز قرآن کا لفظ بھی اسی مناسبت سے ہے کہ یہ سورہ اپنے اندر تمام
قرآنی معنیٰ و مطالب کو سمیٹے ہوئے ہے۔قرآن مجید میں جو بیان کیا گیا
ہے اگر ان کا جائزہ لیا جائے تو تین 3 عنوانات سامنے کھل کر آتے ہیں
،توحید، معاد، رسالت ان تینوں عنوانات کے تحت سورہ فاتحہ ہماری
رہنمائی کرتا ہے اس وجہ سے اس سورت نے گویا سارے علوم اپنے اندر
سمیٹ لیا ہے اس سورت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے
کہ یہ ہماری سب سے بڑی عبادت نماز کی خاص پہچان ہے۔حدیث
قدسی میں آیا ہے جو صحیح مسلمؒ کی روایت ابو ہریرہؓ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے نماز کو اپنے اور اپنے
بندے کے درمیان دو 2 حصّوں میں تقسیم کر دیا ہے اس کا نصف حصّہ
میرے لیے ہے اور نصف حصّہ میرے بندہ کے لیے ہے اور میرے
بندے کو وہ بخشا گیا جو اس نے مانگا جب بندہ الحمد للہ رب العالمین
کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میرا شکرادا کیا اور جب وہ
الرحمن الرّحیم کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے

میری تعریف بیان کی اور جب وہ مالک یوم الدین کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی اور جب بندہ ایاک نعبدو ایاک نستعین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ حصہ میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے اور میں نے اپنے بندہ کو وہ بخشا جو اس نے مانگا پھر جب بندہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میں نے اپنے بندے کو وہ بخشا جو اس نے مانگا :-

(صحیح مسلمؒ جزء/168، مسند شافعیؒ 36)

20۔کیا بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت ہے

حدیث (۱) :- ابو ہریرہؓ ایک دفعہ نماز پڑھائی اور اونچی آواز کی قرأت میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی اور فارغ ہونے کے بعد فرمایا میں تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں۔

(صحیح مسلمؒ شرح نوویؒ 53/13، سنن نسائیؒ 58/1)

حدیث (۲): ۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورت کے ختم ہونے کو نہیں پہچانتے تھے جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل نہ ہوئی۔

(سنن ابوداودؒ 73/4، تحقیق المشکاۃ للبانیؒ 251/1)

قرآن کریم کی صراحت کے مطابق سورہ فاتحہ کی آیتیں سات ہیں اور یہ سات اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو سورہ فاتحہ کی پہلی آیت شمار کرلی جائے۔

شیخ عبدالرحمٰن کیلانی رحمۃ اللہ اپنی تفسیر میں اس سورہ فاتحہ کا خلاصہ کرتے ہوئے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بارے میں لکھتے ہیں:

بعض علماء نے اس آیت کی جہری قرأت کے قائل ہیں نہ ہی اس آیت کو سورہ فاتحہ کا جز قرار دیتے ہیں اور سات آیات قرار دینے کیلئے صراط الذین انعمت علیھم کے آگے 5 کا ہندسہ لکھ دیتے ہیں جو کوفیوں کے نزدیک آیت کی علامت ہے لیکن یہ متفق علیہ آیت نہیں ہوتی پھر لطف یہ کہ اس 5 پر لا بھی لکھ دیا گیا ہے یعنی یہاں پر توقف ممنوع ہے اور یہ تکلف صرف اس لیے کیا گیا کہ بسم اللہ کو نہ فاتحہ کا جزء سمجھا جائے اور نہ اسے جہری نمازوں میں بلند آواز سے پڑھا جائے۔

مجمع ملک فہد نے عرب ممالک کیلئے جو قرآن طبع کیا ہے ہمارے نزدیک اس میں معتدل رویہ اختیار کیا گیا ہے جو یہ ہے کہ سورہ فاتحہ میں تو یہ آیت بسم اللہ کو سورہ جزء قرار دیا گیا ہے اور اس پر ایک نمبر لکھا گیا ہے **انعمت علیھم** کے آگے کچھ نہیں لکھا البتہ باقی صورتوں میں اس آیت کو سورہ کا جزء قرار نہیں دیا گیا جس سے یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے کہ سورہ فاتحہ سے پہلے یہ آیت جہری نمازوں میں جہر سے پڑھیں اور سرّی نمازوں میں سرِّ سے (آہستہ) یہ دلائل شیخ عبدالرحمٰن کیلانی کے ہیں۔

(تیسر القرآن 14/1، تفصیلاً تحقیق صلوٰۃ الرسول ﷺ شیخ عبدالرؤف حفظہ اللہ مدینہ منورہ 236)

محقق عصر احمد شاکرؒ نے اپنا خلاصہ تحقیق اس طرح بیان فرمایا ہے کہ قرآن میں جہاں بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی ہوئی ہے وہاں قرآنی آیت ہے البتہ اس کا اس فاتحہ کی آیت ہونا جس کے شروع میں وہ تحریر ہے یا اس کا مستقل آیت ہونا محلِ نظر و بحث ہے میرے نزدیک راجح بات یہ ہے کہ سورہ توبہ کے علاوہ یہ ہر سورت کی آیت ہے اس لیے ہر شخص کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر سورت کے پڑھنے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم ضرور پڑھے سوائے سورہ توبہ کے چاہے اس سورت

سے تلاوت کا آغاز کرے یا دوران تلاوت کوئی سورت آجائے۔

(الأستاذ احمد شاکرؒ حاشیہ ترمذیؒ 22/2 طبع مصر)

انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے ابوبکرؓ وعمرؓ اور عثمانؓ کے پیچھے نماز پڑھی یہ سب الحمد الله رب العالمين سے شروع کرتے تھے۔

(صحیح بخاریؒ 743، تحفۃ الاحوزی، مبارکپوریؒ 204/1)

بسم الله الرحمن الرحيم کی بابت اختلاف ہے کہ آیا یہ ہر سورت کی مستقل آیت ہے یا ہر سورت کا حصّہ ہے یا یہ صرف سورہ فاتحہ کی ایک آیت ہے یا یہ کسی بھی سورت کی مستقل آیت نہیں ہے صرف دوسری سورت سے ممتاز کرنے کیلئے ہر سورت کے آغاز میں لکھا گیا ہے قراَء مکہ وکوفہ نے اسے سورہ فاتحہ سمیت ہر سورت کی آیت تسلیم قرار دیا جبکہ قراَء مدینہ بصرہ وشام نے اسے کسی بھی سورت کی آیت تسلیم ہی نہیں کیا ہے سوائے سورہ نمل کی آیت 30 کے اس میں بالاتفاق بسم الله الرحمن الرحيم اس سورہ کا جزء ہے اکثر علماء سری آواز سے پڑھنے کو راجح قرار دیا ہے۔

(تفسیر احسن البیان 57)

21۔ بسم اللہ قرأت والی نماز میں سراً پڑھی جائے

اُمّ المومنین عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کو تکبیر سے اور قرأت کو الحمد سے شروع کیا کرتے تھے۔

(نیل الاوطار شوکانیؒ 198/2، تحقیق فتح الباریؒ، ابن بازؒ 229/2)

بہرحال ہم آخر میں بسم اللہ سراً اور جہراً کی بحث کو اختتام کی طرف لے جاتے ہیں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کی ''الفتویٰ الکبریٰ'' سے نقل کرتے ہیں۔

ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ حدیث کی معرفت اور جان پہچان رکھنے والے اس امر پر متفق ہیں کہ بسم اللہ جہراً کے بارے میں کوئی صریح روایت نہیں ہے اور نہ ہی مشہور سنن کے مؤلفین جیسا کہ ابوداؤدؒ، ترمذیؒ، نسائیؒ ، ہیں نے اس بارے میں کوئی چیز روایت کی ہے۔ بسم اللہ جہراً کا ذکر من گھڑت روایات میں ملتا ہے جن کو ثعلبیؒ ماوردیؒ اور ان جیسے مفسرین نے روایت کیا ہے یا ان فقہاء کتابوں میں یہ روایات ملتی ہیں جو موضوع اور غیر موضوع روایات میں تمیز نہیں کرتے ہیں بلکہ ہر قسم کی احادیث سے حجت لیتے ہیں۔

(الفتاویٰ الکبریٰ 91/1، نصب الرایۃ زیلعیؒ 335/1)

22۔سورہ فاتحہ خلف الامام

لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب

جس شخص نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس شخص کی نماز نہیں

(صحیح مسلمؒ 102/4، صحیح بخاریؒ فی صحیحہ 756، جزءالقراۃ 81,62,2)

حدیث:۔ ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی پس وہ نماز ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے پوری نہیں ابو ہریرہؓ سے پوچھا گیا ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں تو کیا پھر بھی پڑھنا چاہیے (انا نکون ورآء الامام) تو ابو ہریرہؓ نے فرمایا (اقراء بھا فی نفسک) امام کے پیچھے تم سورہ فاتحہ اپنے دل میں پڑھو۔

(صحیح مسلمؒ 102/4، صلوٰۃ النبی من التکبیر الی التسلیم البانیؒ 102)

حدیث:۔ حضرت عبادہؓ بن صامت روایت کرتے ہیں کہ ہم نماز فجر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے آپ نے قرآن پڑھا پس آپ پڑھنا بھاری ہو گیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا شاید تم اپنے امام کے پیچھے پڑھا کرتے ہو ہم نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول تو

آپ نے فرمایا سوائے سورہ فاتحہ کے اور کچھ نہ پڑھا کرو کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔

(صحیح ابوداؤدؒ ح 823، البانیؒ ،صحیح ترمذیؒ ح 311، البانیؒ ،ابن خذیمہؒ ح 1581،

تحفۃ الاحوزی مبارکباپوریؒ 254/1)

حدیث:۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے اپنے صحابہؓ کو نماز پڑھائی، فارغ ہو کر ان کی طرف متوجہ ہوئے آپ ﷺ نے پوچھا تم اپنی نماز میں امام کے قرأت کے دوران میں پڑھتے ہو سب خاموش رہے۔ تین بار آپ نے سوال کیا صحابہ نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ ہم پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا نہ کرنا تم صرف سورہ فاتحہ دل میں پڑھ لیا کرو۔

(مسند دار قطنیؒ 319/1، بیہقی فی شعب الایمان 164/2)

حدیث قدسی:- ابوہریرہؓ قسمتُ الصلوٰۃ بینی و بین عبدی.

میں نے صلوٰۃ کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے۔

(صحیح مسلمؒ 168/1، مسند شافعی 36، صلوٰۃ النبیؐ البانیؒ 102)

23۔سورہ فاتحہ کے بغیر نماز ناقص ہے

ان احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہوا کہ فرض، سنت، نفل، صلوٰۃ الجنازہ، تنہا یا جماعت، امام یا مقتدی سورہ فاتحہ تو ہر ایک کو ضرور پڑھنا ہے۔اب رہا یہ مسئلہ کہ مقتدی سورہ فاتحہ کب اور کیسے پڑھیں تو اس کا جواب ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں کہ آپ ﷺ نے فرمایا (اقرابھا فی نفسک) امام کے پیچھے سورہ فاتحہ اپنے دل میں پڑھ لیا کرو یا امام کے سکتوں میں پڑھ لیا کرو یا سورہ فاتحہ کی آیات کے دوران جب امام وقفوں کے ساتھ تلاوت کرے اور امام کو بھی چاہیے کہ سورہ فاتحہ سے قبل یا سورہ فاتحہ کے بعد اتنا سکتہ کرے کہ مقتدی سورہ فاتحہ پڑھ سکیں صحیح روایات سے قرأت کے بعد سکتہ ثابت ہے۔

(نصب الرائیہ 89/1، تحقیق ترمذیؒ استاذ شیخ احمد شاکرؒ 343/1)

24۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی قرأت

حدیث:۔ انسؓ سے سوال ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کس طرح تھی فرمایا کہ ہر کھڑے لفظ کو آپ ﷺ دراز کر کے پڑھتے تھے۔

پھر آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سنائی، بسم اللہ پر مد کیا پھر الرحمن پر مد کیا پھر الرحیم پر مد کیا۔

(تحقیق ترمذی 314/2۔ بیہقیؒ 138/2، صلوٰۃ النبیؐ البانیؒ 129)

حدیث:۔ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہر آیت پر رکتے تھے اور آپ ﷺ کی قرأت الگ الگ تھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم پر رکتے تھے الحمد للہ رب العالمین پر ٹھہر کر پھر مالک یوم الدین پر ٹھہر کر اسی طرح پوری سورت۔

(سنن ابوداودؒ 200/2، صحیح ابن خزیمہؒ 6892، تحقیق المشکاۃ المصابیح استاذ البانیؒ 251/1)

اس بارے میں اختلاف ہے کہ نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے یا قرآن میں سے کچھ پڑھ لے وہی کافی ہے اس بارے میں ائمہ کرام رحمہم اللہ کے دو قول ہمیں ملتے ہیں پہلا قول امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد ابن حنبلؒ کا ہے وہ کہتے ہیں کہ سورہ فاتحہ کا امام کے پیچھے پڑھنا ضروری ہے اور ان سب کے شاگرد و جمہور علماء کا بھی یہی قول ہے۔ ان کی دلیل یہ

حدیث ابو ہریرہؓ ہے کہ جو اللہ کے رسول ﷺ نے بیان فرمائی کہ جو شخص نماز پڑھے خواہ کوئی نماز ہو اور اس میں سورہ فاتحہ اُمّ القرآن نہ پڑھے وہ نماز ناقص ہے پوری نہیں۔ یہ تھا پہلا قول جس میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ سورہ فاتحہ جس طرح امام پر واجب ہے اسی طرح مقتدی پر بھی واجب ہے۔

پہلی دلیل :۔ دوسرا قول یہ ہے کہ سرے سے مقتدی کے ذمہ قرأت واجب ہی نہیں نہ یہ سورت نہ کچھ اور نہ جہری نماز میں نہ سری نماز میں ان کی دلیل قرآن کریم کی آیت فاقرو اما تیسر منه (سورہ مزّمل 20) یعنی قرآن میں سے جو آسان ہو پڑھ لو یہ قول امام ابو حنیفہؒ اور ان کے ماننے والوں کا ہے۔

دوسری دلیل :۔

واذا قری القرآن فاستمعوا له وانصتو العلکم ترحمون

(سورہ اعراف 204)

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگا دیا کرو اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

تیسری دلیل :۔ مسند احمد کی یہ حدیث جس میں ابو القاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا امام ہو تو، امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

25۔ سورہ فاتحہ کے بغیر قرآن سے کچھ پڑھ لے تو نماز نہیں ہوگی

پہلی دلیل کے بارے میں فضیلۃ الشیخ صلاح الدّین یوسف حفظ اللہ فرماتے ہیں:

جواب:۔ جتنا قرآن آسان ہو پڑھ لو کا مطلب ہے رات کو جتنی نماز پڑھ سکتے ہو پڑھ لو اس کیلئے نہ وقت کی پابندی ہے نہ رکعات کی اس آیت جو حضرات استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنی ضروری نہیں ہے۔ جتنا کسی کیلئے آسان ہو پڑھ لے اگر کوئی ایک آیت بھی کہیں سے پڑھ لے گا تو نماز ہو جائے گی لیکن اول تو قرأت بمعنی نماز ہے اس لیے آیت کا تعلق اس بات سے نہیں ہے کہ نماز میں کتنی قرأت ضروری ہے۔

ماتیسر منہ کی تفسیر خود معلّم الکتاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی ہے کہ وہ کم سے کم قرأت جس کے بغیر نماز نہیں ہوگی وہ سورہ فاتحہ ہے اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا یہ ضرور پڑھو اس تفسیر حدیث نبوی ﷺ کے خلاف یہ کہنا کہ نماز ہو جائے گی سورہ فاتحہ ضروری نہیں ہے بلکہ کوئی بھی ایک آیت پڑھ لو بڑی جسارت اور نبی ﷺ سے بے اعتنائی کا مظاہرہ ہے۔

(تفسیر احسن البیان 1356)

دوسری دلیل :۔

جواب :۔بعض لوگ اس سورہ اعراف کی آیت 204 بطور دلیل پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جہری نمازوں میں مقتدی کا سورہ فاتحہ کا پڑھنا قرآنی حکم کے خلاف ہے۔ اس کیلئے ایسا کہنا ان حضرات کا قرآن و حدیث کے خلاف ہے بلکہ قرآن کی غلط تاویل ہے۔ جہری نمازوں میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کا تاکیدی حکم خود خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا جو صحیح احادیثوں سے ثابت ہو چکا رہا قرآن کا حکم تو یہ اس سورہ حمٓ سجدہ کی آیت 26 کا جواب ہے جس میں ان کافروں کو کہا جا رہا ہے جو قرآن کی تلاوت کے وقت شور کرتے تھے سیٹیاں اور تالیاں بجاتے اور اپنے ساتھیوں سے کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن مت سنو اور خوب شور کر (ولا تسمعو الهذا لقرآن الغو فيه)

ان سے کہا گیا کہ شور وغل کے بجائے اگر تم غور سے سنو اور خاموش رہو تو شاید تمہیں اللہ جل جلالہٗ ہدایت سے نواز دے تمام مفسرّین نے اس آیت کی یہی تشریح کی ہے اور ہم یہ بھی آپ کو بتا دیں کہ اس آیت کا سورہ فاتحہ سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔

تیسری دلیل:۔

جواب:۔ یہ حدیث کو محدّثین نے ضعیف قرار دیا ہے اس لیے کہ یہ حدیث ان صحیح احادیث کے خلاف ہے جس میں آپ نے سورہ فاتحہ پڑھنے کی تاکید کی ہے۔

ہمیں مزید لائل کتب حنفیہؒ کی معتبر کتابوں سے بھی ملتے ہیں ہم ان کو قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

26۔احناف فاتحہ خلف الامام اور آمین بالجہر کے قائل

(1) مقتدی فاتحہ کو دل میں پڑھ لے اور یہ حق ہے۔(ہدایہ 440/1)

(2) لا صلوٰة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب ۔ یہ حدیث بسند صحیح صحاح ستہ وابن حبانؒ وسنن دار قطنیؒ وغیرہ میں مروی ہے۔(ہدیہ 361/1)

(3) امام ابن ہمامؒ نے "ثقلت عليه القراة" والی حدیث کے راوی کو ثقہ بتا کر کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہری نماز میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھے۔۔۔ (ہدایہ 429/1)

(4) امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھنے کی حدیث ضعیف ہے۔

(شرح وقایہ 108,109)

(5) عمرؓ کا قول بھی منع فاتحہ میں ضعیف ہے۔(شرح وقایہ 109)

(6) فاتحہ خلف الامام مقتدی کو مستحسن ہے بطور احتیاط کے۔

(امام محمدؒ ہدایہ 430/1)

(7) مشرکین نے قرآن سننے سے پرہیز کیا آپس والوں سے کہتے

''لا سمعتو الھذا لقرآن''۔مت سنو اس قرآن کو (حم السجدہ 26)

تو اللہ تعالیٰ ان کی نصیحت کیلئے فرمایا

واذاقرۃ القرآن فاستمعو الہ وانصتوا (اعراف 204)

جب قرآن پڑھا جائے تو چپ رہو کان لگا کر سنو۔(ہدایہ 430/1)

نیز اس کا شان نزول یہ ہے کہ لوگ نماز میں باتیں کرتے تھے یا سلام کرتے تھے۔ (ہدایہ 431/1)

(8) آمین مُہر قبولیت ہے۔ (ہدایہ 364/1)

(9) احادیث آمین بالجہر کے اثبات میں ہے۔

(ہدایہ 365/1، شرح وقایہ 97)

(10) مقتدی امام کی آمین سن کر آمین کہیں۔(دُرمختار 229/1)

(11) ایک یا دو آدمیوں نے سنا تو جہر نہ ہوگا۔(درمختار 249/1)

(12) ابن ہمامؒ نے آہستہ آمین والی حدیث کو ضعیف کہہ کر یہ فیصلہ دیا کہ آمین درمیانی آواز سے ہونی چاہیے۔(ہدایہ 363/1)

27۔آمین بالجہر یا باالسّر

ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی تو اس کے پہلے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا "غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین" پھر آپ ﷺ نے بلند آواز سے آمین کہی۔

(سنن ابوداودؒ 93/4، سنن ابن ماجہؒ 753، تمہید ابن عبدالبرؒ 13/7)

ابن عباسؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قدر یہودی سلام اور آمین سے چڑتے ہیں اتنا کسی اور چیز سے نہیں چڑتے پس تم کثرت سے آمین کہو۔

(سنن ابن ماجہؒ ح 857، مصباح الزجاجہ 107/1 صحیح ابن خذیمہؒ ح 575، مسند احمدؒ 134/6)

محترم قارئین۔ ہماری بحث صرف سورۃ الفاتحہ کے موضوع تک محدود تھی لیکن جس طرح ساری عبادتوں میں نماز کو نمایاں مقام حاصل ہے اور وہ ساری عبادتوں پر غالب ہے اسی طرح قرآن کے سورتوں میں سورۃ

الفاتحہ کو نمایاں مقام حاصل ہے اسی لیے اللہ عزوجل کا ارشاد باری ہے "اقم الصلوٰۃ لذکری" (سورۃ طٰہٰ 124) یعنی میری یاد کیلئے نماز قائم کرو۔ اسی لیے کہ نمازوں میں سورہ فاتحہ پڑھتے ہیں لہٰذا اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم آپ کو نمازوں کی قبولیت کیلئے یہ عنوان بھی شامل کر لیتے ہیں۔ کیونکہ جس شخص کی نماز ہی نامکمل ہو تو وہ بارگاہ الٰہی میں کیسے فوز و فلاح پانے کا مستحق ہوگا۔

28۔ رکوع میں ملنے سے رکعت شمار ہوتی ہے یا نہیں؟

اکثر مساجد میں فرض نمازوں کے دوران جبکہ امام حالت رکوع میں ہوتا ہے کچھ لوگ دوڑتے ہوئے رکوع میں ملکر اپنی نماز پوری ہونے کا یقین کر لیتے ہیں کیا اس طرح کا ان کا یہ عمل درست بھی ہے یا نہیں؟ یا ان کو یہ رکعت دوبارہ لوٹانا چاہیے؟ ہم انشاء اللہ اس مسئلہ پر تفصیلی بحث کریں گے اور دیکھیں گے کہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔

حدیث: ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شامل ہوئے اس وقت جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت رکوع میں تھے حضرت ابوبکرہؓ نے صف میں پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کر لیا اور اسی حالت

میں چل کر صف میں پہنچے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرا شوق زیادہ کرے آئندہ ایسا نہ کرنا۔ (صحیح بخاریؒ 828)

اس حدیث سے بعض لوگ یہ دلیل پکڑتے ہیں کہ اگر نمازی حالت رکوع میں جماعت میں شامل ہو جائے تو رکعت شمار کرے کیونکہ ابو بکرہؓ نے نہ رکعت لوٹائی نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو لوٹانے کا حکم دیا اور اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قیام ضروری ہے نہ ہی سورہ فاتحہ۔

ارکان فرائض نماز میں سے دو فرض قیام قرأت (یعنی سورہ فاتحہ کا پڑھنا) بھی ہے اور جو نمازی ایک ایسے وقت جماعت میں شامل ہو جبکہ امام حالت رکوع میں ہو تو وہ اس رکعت میں دو فرض ترک کر کے اس رکعت میں شامل ہوا ہے اور رب العزت کی یہ عظیم ترین سورت جس کو سبع المثانی اُم الکتاب اُم القرآن جیسے القاب سے نوازا گیا ہے محروم ہوا ہے اور آدمی کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ جس طرح نماز میں سجدہ ضروری ہے رکوع ضروری ہے قاعدہ ضروری ہے ایسے ہی قیام بھی ضروری ہے اور قرأت بھی ضروری ہے اور رکوع میں ملنے والوں کو یہ بات بھی اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ رکوع کی تسبیح سے اہم اور زیادہ مقام والی سورہ فاتحہ کی تلاوت ہے لہٰذا یہ کہنا درست نہیں کہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔

ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ کا امام رکوع کی تسبیح، سجدہ کی تسبیح، التحیات، درودِ ابراہیم وغیرہ تلاوت نہیں کرتا جب وہ کرتا ہے تو پھر آپ کیوں یہ سب پڑھتے ہیں جب بھی آپ یہی کہیں گے امام کی تسبیح، امام کا التحیات، امام کا درود مقتدی کا ہے، نہیں۔ عزیز دوستو:۔ دعا کے پہلو سے اس سورہ فاتحہ کو جو اہمیت ہے اس کا اندازہ کرنے کے لیے صرف ایک بات کافی ہے کہ یہ سورہ ہماری سب سے بڑی عبادت نماز کی خاص پہچان ہے بلکہ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ یہ چھوٹی ہوئی رکعت کو دوبارہ ضرور لوٹائیں کیونکہ جس رکعت میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی کم سے کم وہ رکعت تو ناقص نہ ہوگی اور جس شخص کی ایک رکعت ناقص ہو اس کی باقی نماز کیسے درست رہے گی۔ (صلوٰۃ النبیؐ استاذ البانیؒ 105) ہم مسلمان بھائیوں سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ دوران نماز دوڑ کر نہ آئیں بلکہ اطمینان سے آئیں اور جماعت میں قیام کی حالت میں شامل ہوں اور اگر امام حالت رکوع میں ہو تو رکوع میں شامل ہو کر اس رکعت کو شمار نہ کرے بلکہ بعد سلام وہ رکعت لوٹائے۔ نماز غفلت و لاپرواہی سے ادا نہ کریں۔ احادیث میں ایسے لوگوں کے بارے میں سخت وعیدیں آئی ہیں چنانچہ نعمانؓ بن مرہ فرماتے ہیں ایک دفعہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ

شرابی، زانی اور چور کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا یہ کبیرہ گناہ ہیں اور ان میں سزا بہت بڑی ہے اور سنو بہت بڑی چوری اس آدمی کی ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے صحابہ نے کہا وہ کس طرح فرمایا جو نماز کا رکوع اور سجدہ پورا نہ کرے وہ نماز میں چوری کرتا ہے۔

(موطا امام مالکؒ 167/1، مسند شافعیؒ 163)

ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ "صل ما ادرکت واقضِ ماسبقت" یعنی جو نماز امام کے ساتھ پالے اسے اس کے ساتھ پڑھ اور جو تجھ سے چھوٹ گئی اس کی قضا دے۔ (صحیح مسلمؒ ح 6022)

اس حدیث نبوی ﷺ کے مطابق چھوٹا ہوا قیام قرأت وغیرہ لوٹانے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم "واقض ماسبقت" تجھ سے جو چھوٹ گیا اس کی قضا دے کے مطابق مقتدی کو لوٹانا چاہیے اور ابو بکرہؓ کی روایت میں آپ نے پڑھ چکا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئندہ ایسا نہ کرنا اور پھر آپ کا یہ حکم کہ جس نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ظاہر ہے کہ سورہ فاتحہ ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔

اس حدیث کے بارے میں ڈاکٹر سیّد شفیق الرحمٰن حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

ابو بکرہؓ کی حدیث میں ''لا تعُدْ'' کے جو الفاظ ہیں ان میں تین وجوہ میں ایک تو وہی جو اکثر محدثین نے بیان کی ہے'' لا تعُدْ '' ایسا نہ کرنا۔

دوسری '' لا تعِدْ ''۔یعنی تو رکعت نہ دہرا

تیسری ''لا تعدُ''۔یعنی دوڑ کر نہ آیا کر

اب جس دلیل میں کئی احتمال ہوں اسے کسی ایک خاص معنی کی دلیل بنانا درست نہیں ۔لہذا ٹھوس دلائل کو نظر انداز کرتے ہوئے متعدد معانی کا احتمال رکھنے والے لفظ لا تعد سے استدلال کرنا درست نہیں۔

(نماز نبوی ﷺ 176 ،ڈاکٹر سید شفیق الرحمن حفظہ اللہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

سورہ یونس (10)

اور ان کی ہر بات کا خاتمہ اس پر ہوگا کہ "ساری
تعریف اللہ ربّ العالمین ہی کے لیے ہے۔" ع

خادم الکتاب والسنۃ
ابوسنان شیخ محمد بن عبدالمجید بن زیّا دال نجار
15 صفر المظفر 1429ھ فروری 2008ء
مجید گلشن، پرانی حویلی، حیدرآباد

مضبوط دلائل

قرآن مقدّس :-

سورہ فاتحہ	1 تا 7	
سورہ بقرہ	26	
سورہ اعراف	204	
سورہ انفال	24	
سورہ ہجر	87	
سورہ حٰم السجدہ	20	
مفرّدات الفاظ القرآن	621	امام راغب اصفہانیؒ
الاتقان فی علوم القرآن	132/1	امام سیوطیؒ
النشر فی قرأت العشر	21	ابن الجرزیؒ
البرھان فی علوم القرآن	212/1	امام زرکشیؒ
تفسیر ابن کثیر	11/1	امام ابن کثیرؒ
احسن التفاسیر	68/1	محدّث سیّد احمد حسنؒ
تفسیر احسن البیان	642	شیخ حافظ صلاح الدّین یوسف حفظ اللہ
تلخیص تفہیم القرآن	426	اُستاذ سیّد مودودیؒ
تفسیر تیسیر القرآن	500/2	اُستاذ عبدالرحمٰن گیلانیؒ
خطابِ القرآن		استاذ شیخ عبدالستار بن عبداللہ مکلّویؒ
تدبّر القرآن	377/4	امین احسن اصلاحیؒ

احادیث مبارکہ :-

صحیح البخاری جزاء القراء	72	امام بخاریؒ
صحیح مسلم	102/4	امام مسلمؒ
سنن نسائی	137/2	امام نسائی
سنن ابوداؤد	734/2	امام ابوداؤدؒ
الموطا	167/1	
شرح مسلم نووی	53/13	امام نوویؒ
بیہقی فی شعب الایمان	382/2	امام بیہقیؒ
مسند احمدؒ بن حنبل	298/2	امام احمدؒ
سنن ابن ماجہ	857	امام ابن ماجہؒ
سنن ترمذیؒ تحقیق	22/2	اُستاذ احمد محمد شاکرؒ مصر
تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی	204/1	اُستاذ مبارکپوریؒ
فتح الباری تحقیق بن باز	229/2	اُستاذ بن بازؒ
فتح الباری شرح ابن حجر	22/9	ابن حجر عسقلانیؒ
صحیح البخاری مع القسطلانی	453/7	امام قسطلانیؒ
الموطا تحقیق زرقانی	91/2	امام زرقانیؒ
مستدرک حاکم	223/1	امام حاکمؒ
ترمذی تحقیق البانی	311	اُستاذ البانیؒ
دار قطنی	331/1	امام دار قطنیؒ
مسند شافعی	36	امام شافعیؒ

مسند دارمی	1/283	محدّث دارمیؒ
مسند ابوعوانہ	2/122	امام ابوعوانہؒ
صحیح ابن خذیمہ	1581	امام ابن خذیمہؒ
ابن حبّان	460	محدّث ابن حبّانؒ
صحیح بلوغ الامانی جزء	18/66	
مشکاۃ المصابیح تحقیق البانی	1/251	اُستاذ البانیؒ
مصباح الزجاجہ بوصیریؒ	1/107	تحقیق محمد منتقی
سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ	51/61	اُستاذ البانیؒ
نیل الاوطار شوکانی	2/198	امام شوکانیؒ
التمہید	7/13	ابن البرؒ
الفتوٰی الکبریٰ	1/91	امام ابن تیمیہؒ
تحقیق صلوٰۃ الرسولؐ	236	شیخ عبدالرؤف حفظ اللہ
صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	57	اُستاذ البانیؒ
نصب الرّایہ	1/335	امام زیلعیؒ
الھدایہ	1/665	
شرح وقایہ	108	
الھدایہ امام محمدؒ	1/430	امام محمدؒ
دُرمختار	1/249	
نماز نبویؐ	176	ڈاکٹر سیّد شفیق الرحمٰن حفظ اللہ

سکون قلب ہوا